महरबान

مہربان

اداکاران
اشوک کمار
نوتن سنیل دت
محمود

قیمت دس نئے پیسے

زین اینڈ کو پبلشرز دریبہ کلاں دہلی

گانے

مہربان فلم کے

گانا نمبر ۱

میرا گدھا گدھوں کا لیڈر کہتا ہے

ہماری جا کر سب مانگیں اپنی قوم کی منوا کر آؤں گا
نہیں تو گھاس نہ کھاؤں گا

سب سے پہلی مانگ ہماری دھوبی راج مٹا دو
اب نہ سہیں گے ڈنڈا چاہے پھانسی پر لٹکا دو
اگر نہ مانی سرکار کیا انکار تو یو این او تک جاؤں گا
نہیں تو گھاس ——

دوجی مانگ کہ ذات ہماری محنت کرنے والی
پھر کیوں یہ انسان گدھے کا نام سمجھتے گالی
بدلا نہ یہ دستور تو مجبوراً ان پر کیس چلاؤں گا
نہیں تو گھاس ——

تیجی مانگ ہماری ہم کو دے دو ایک ایک کو ایا
ہفتہ میں اک بار گھاس کے بدلے ملے ٹماٹر
اگر کر دو یہ احسان او میری جان
دعائیں دیتا جاؤں گا
کبھی نہ ٹلی جاؤں گا
نہیں تو گھاس ——

گانا نمبر۲! ستا ستا کے جیا کو اک چنچل چھیلا آئے گا
ایک دن جو نیرنا جھوٹی سی گڑیا کو لے جائے گا
بھول جائیں گی رو رنگ سکھیاں آئے دن شرمانے کے
چھوڑ کے روتی سنگ سہیلیاں ساجن کے گھر جانے کے
اپنے گھر لیئے چلیے مکھڑا چھپائے آنے والا تو آئے گا
نا کچھ سمجھائے ہم سے بیکن جان نہری یہ کہتی ہے
صورت اک ایسے کی نہری انکھیوں میں رہتی ہے
کیسی بل کھائے ہی آس لگائے
کب آنے والا آئے گا
دو دن کا اب نیر لیرا بابل کے اس آنگن میں
کیسا ہو گا دیس پیا کا جا کی ہے چنتا من میں
چین نہ آئے یہی سوچ ستائے اب آنے والا آئے گا
گانا نمبر۳! ایک راجہ کی سن لو کہانی
کہیں ہاتھی نہ گھوڑے نہ سینا کوئی
نا کہیں تھی کوئی راجدھانی
ایک نگری تھی ساگر کنارے
وہاں رہتے تھے راجہ ہمارے
ایک رانی بھی تھی خوبصورت
جیسے دیوی کی ہوتی ہے مورت
نین ایسے تھے آنکھوں کے تارے
بڑے پیارے پیارے دلوں کے سہارے

وہ تھے راجہ کے انمول موتی
نگاہوں کی جیوتی تھے ماں کے دلارے
پلکوں کی چھاؤں میں گزر رہا تھا بچپن
مستی میں ڈوبی جوانی
ایک ایسا مگر دن بھی آیا
جس نے راجہ کو نردھن بنایا
ہو گئے خالی سارے خزانے
ہائے کیسا یہ اندھیر چھایا
چھن گیا دو روز میں لیا بنایا راج
کل تک جہاں بہار تھی دھول اڑ رہی ہے آج
وہ جو بیٹے تھے آنکھوں کے تارے
راجہ رانی کے دل کے سہارے
کام ایسے میں وہ بھی نہ آئے
چھپتے پھرتے تھے آنکھیں چرائے
آرام کے ساتھی کیا کیا تھے
جب وقت پڑا تو کوئی نہیں
دھن دولت کے سب رشتے تھے
دھن روٹھ گیا تو کوئی نہیں
کون گرتے کو دے گا سہارا
وہ راجہ بچارا تھکا اور ہارا
سوچتا تھا کہاں ہے وہ موتی

وہ آنکھوں کی جیوتی ہے جو سہارا
راجہ تو چپ چاپ بیٹھا آنسو
چھپ چھپ کے روتی تھی رانی
ہو گیا اپنا خون پرایا۔ کام مگر اک چاکر آیا
اک بھولا انسان وہاں تھا
بچپن سے مہمان وہاں تھا
اس نے جن کے ٹکڑے کھائے
سدا اسی کے پاؤں دبائے
ان بے دردوں کی محفل میں
ایک وہی ہمدردی تھا
لیکن مالک کو کیا دیتا
بیچارے کے پاس ہی کیا تھا
اپنے مالک کے قدموں میں رو رو کے
خوش ہوتا چرن اس کے دھو دھو کے
اپنا تن من نچھاور وہ کرتا رہا
ایک اشارہ پہ مالک کے مرتا رہا
ہے کہانی مگر بات کل ہی کی ہے
نا سمجھنا اسے تم پرانی

گانا نمبر ۱۰۔ ساون کی رات کاری کاری
جیارا ستائے مورا پیارا نہ آئے
ہائے بانٹ تکت تجن تو ہاری ہاری

بہار پُر مسرت بدل رہا پل پل
اِدھر اُدھر انکھیں ہیں جل تھل
میں وہ ابھاگن رادھا جس سے روٹھ گئے نند لال
نیناں غمناک نیر بہائے ۔ اور بھی من آنگن بھر کائے
ساون سے کہہ دو اب جائے رُک جائی پھلواری
گانا ہو ۔ مجھے جب اپنی گذری زندگانی یاد آتی ہے
تو بس اِک مہربان کی مہربانی یاد آتی ہے
اے میرے دوست اے میرے ہمدم میرے محسن میرے کرم فرما
وہ میرا غم تھا یہ خوشی میری ۔ ہر جگہ تو نے میرا ساتھ دیا
کون تھا تو کہاں سے آیا تھا ۔ آج تک میں نے یہ نہیں جانا
تو میری روح تھا مگر میں نے ۔ تیرے جانے کے بعد پہچانا
تو سدا ہی بے کہیا تھی ۔ تو ہمکاری بھی ہے اور دوانا بھی
تیرے سو رنگ ہیں میرے پیارے
تو کبھی بیابانا ہے تو کبھی تھیرنا ہے
تو میری یے بستی تھے عالم میں ۔ جب کبھی تجھ کو یاد آتا ہے
سوچ کر مہربانیاں تیری
دِل میرا بیٹھ بیٹھ جاتا ہے
آخری عرض میری تجھ سے ہے
ہر خطا میری درگذر کرنا
وہ گھڑی آ رہی ہے جب مجھ کو
اِس زمانے سے ہے سفر کرنا

گانا ۱۲: ساری دنیا میں دیکھے ہیں دو ہاں پڑھ نادان
اک تم دو جے بھگوان ۔ جس نے یہ سپنا اپنایا
بولو کس نے اسے پڑھایا
دنیا کو سکھلانے والا ۔ کس کے گھر سے سیکھ کے آیا
اس پر بھی وہ نام کا بھولا ۔ بانٹے سب کو گیان
کہاں پڑے یہ چاند ستارے خوا نیے جگ کو اجیارے
اس گیانی سے پوچھو اپنا جو دنیا کے کام سنوارے
پاس ہے جس کے دھن شبوا کا وہ سچا ہے دھنوان
جو اپنے بل کو پہچانے ہار کسی سے کیوں پہ مانے
کرم کو اپنے دھرم جو سمجھے ۔ کون آئے گا اسے جھکانے
تیرا ہی داسی بنیے یہ داسی او بھولے انسان
گانا ۱۳
اک راجہ کی سن لو کہانی ۔ نہیں ہاتھی نہ گھوڑے نہ سینا کوئی
نہ کہیں تھی کوئی راجدھانی
بہنے رہتے تھے ساگر کنارے
اب سمائے دلوں میں ہمارے
یاد ان کی رہے گی جہاں میں
جب تلک ہیں یہ چاند اور ستارے
جو نہ مٹائے مٹے گی کبھی بھی
چھوڑی ہے ایسی نشانی
تمام شد